فون نمبر ۹۴
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
بدھ ۔ چہار شنبہ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۴/۱۹ | ۷ شہادۃ ۱۳۴۴ ہش ۔ ۴ ذوالحجہ ۱۳۸۴ھ ۔ ۷ اپریل ۱۹۶۵ء | نمبر ۷۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۔

ربوہ ۶ اپریل بوقت ۱/۲ ۷ بجے صبح

کل حضور کو کچھ ضعف کی شکایت رہی ۔ اس وقت طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں

اخبار احمدیہ

۔ • ربوہ ۶ اپریل ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم حاجی محمد الدین صاحب درویش قادیان حال ربوہ جو ایک عرصہ سے بعارضہ کثرت بول بیمار ہیں ۔ اب بغرض علاج ربوہ سے لاہور تشریف لے گئے ہیں وہاں آپ کا اپریشن ہوگا ۔ کمزوری بہت بڑھ چکی ہے ۔ احباب جماعت اپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں ۔

۔ • مبلغ جرمنی مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب کا بچہ ہمبرگ میں بیمار ہے ۔ اسے انفلوائنزا کا شدید حملہ ہوا تھا ۔ تیز بخار بھی ہو جاتا رہا ۔ سارے جسم پر دانے نکل آئے ۔ انفلوائنزا کی تکلیف تو اب بفضلہ تعالےٰ دور ہو رہی ہے ۔ دانے بھی دور ہوتے جا رہے ہیں ۔ لیکن ساتھ ہی گلے کے اوپر کے حصہ میں گلٹی بن گئی ہے جو بہت فکر پیدا کر رہی ہے ۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس عزیز کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں ۔

(وکالت تبشیر ربوہ)

۔ • فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کے سالانہ امتحان کا نتیجہ نکل چکا ہے ۔ نرسری اور باقی کلاسز میں (پہلی سے آٹھویں تک) داخلہ مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۶۵ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۶۵ء تک جاری رہے گا ۔ احباب جماعت ادارہ کی خدمات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے بچوں کو سکول ہذا میں داخل کرائیں ۔ (ہیڈ مسٹرس)

۔ ۶ ربوہ ۔ مورخہ ۲ اپریل کو یہاں نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی ۔ آپ نے جمع صلوٰتین کے مسئلہ پر روشنی ڈالکر واضح فرمایا کہ کن کن حالات میں نماز جمع کی جا سکتی ہے

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تکبّر شیطان سے آتا ہے اور تکبّر کرنے والے کو شیطان بنا دیتا ہے

جب تک انسان اس راہ سے قطعاً دُور نہ ہو قبولِ حق اور فیضانِ الوہیت ہرگز نہیں پا سکتا

"تکبّر ایسی بلا ہے کہ انسان کا پیچھا نہیں چھوڑتی ۔ یاد رکھو تکبّر شیطان سے آتا ہے اور تکبّر کرنے والے کو شیطان بنا دیتا ہے ۔ جب تک انسان اس راہ سے قطعاً دُور نہ ہو قبولِ حق و فیضانِ الوہیت ہرگز نہیں پا سکتا کیونکہ یہ تکبّر اس کی راہ میں روک ہو جاتا ہے ۔ پس کسی طرح سے بھی تکبّر نہیں کرنا چاہیئے نہ علم کے لحاظ سے نہ دولت کے لحاظ سے نہ وجاہت کے لحاظ سے نہ ذات اور خاندان اور حسب نسب کی وجہ سے کیونکہ زیادہ تر تکبّر انہی باتوں سے پیدا ہوتا ہے ۔ جب تک انسان اپنے آپکو ان گھمنڈوں سے پاک وصاف نہ کریگا اُس وقت تک وہ اللہ جل شانہ کے نزدیک پسندیدہ و برگزیدہ نہیں ہو سکتا اور وہ معرفتِ الٰہی جو جذباتِ نفسانی کے موادِ ردّیہ کو جلا دیتی ہے اس کو عطا نہیں ہوتی ......

...... پس میرے نزدیک تکبّر سے پاک ہونے کا یہی ایک عمدہ طریق ہے اور ممکن نہیں کہ اس سے بہتر اور کوئی طریق مل سکے ۔ سوائے اس کے کوئی انسان تکبّر سے پاک نہیں ہو سکتا وہ یہ ہے کہ انسان کسی قسم کا تکبّر فخر علم خاندان مال وغیرہ کا نہ کرے ۔ اپنے آپکو کسی سے بڑا نہ جانے بلکہ دوسرے کو بہتر سمجھے ۔ انہیں اقسام کے تکبّر لوگوں میں ہوتے ہیں ۔ جب اللہ تعالےٰ کسی کو آنکھ عطا فرماتا ہے تو وہ دیکھ لیتا ہے کہ ہر ایک روشنی جو ان ظلمتوں کو دُور کرتی ہے اور ان سے نجات دے سکتی ہے وہ آسمان سے آتی ہے ......"

(الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۵ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک اہم تقریر

قرآن کریم کا چرچا اور اسکی برکات کو عام کرنے کے لئے ہماری جماعتیں

بکثرت حفّاظ ہونے چاہئیں

فرمودہ ۲۹ ۔ اپریل سنہ ۱۹۲۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

فرمایا:-

پرسوں ایک دوست مجھ سے ملنے کے لئے آئے تو انہوں نے ذکر کیا کہ وہ اپنے لڑکے کو

قرآن شریف حفظ کرانا چاہتے ہیں

مگر کہا کہ جو دوست بھی ملتا ہے یہی کہتا ہے کہ ایسا نہ کیجئے بچے پر بوجھ پڑ جائے گا اور وہ بیمار ہو جائے گا۔ میں نے جواب دیا کہ شیطان تو ہمیشہ ہی نیک کام میں دخل دیا کرتا ہے آپ اسے بھی شیطانی وسوسہ سمجھ لیں میں سمجھتا ہوں کہ جہاں ہر جماعت میں کچھ لوگ شیطان کے قائمقام ہوتے ہیں وہاں مومن بھی بعض دفعہ اپنی کمزوری سے ایسے لوگوں کو دلیر کر دیتے ہیں۔ آخر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی عبد اللہ بن ابی بن سلول جیسے لوگ ہوتے تھے اور وہ لوگ ایسی باتیں کرتے تھے جن کے نتیجہ میں دین کی تنظیم اور اس کی ترقی کے سامان پیدا نہ ہوں یا پیدا ہوں تو کوئی روک واقع ہو جائے۔ اسی طرح آجکل بھی ایسے لوگ ہو سکتے ہیں پھر

بعض طبائع ایسی ہوتی ہیں

جو دین کی ترقی کو دیکھ ہی نہیں سکتیں۔ بعض طبائع حسد رکھتی ہیں اور جب دیکھتی ہیں کہ کوئی شخص قرآن حفظ کر رہا ہے۔ یا دین کی طرف توجہ کر رہا ہے تو وہ ڈرتے ہیں کہ اگر اسی طرح یہ طریق جاری رہا تو لوگ ہم پر الزام لگائیں گے کہ تمہارے حالات بھی تو ایسے ہی تھے۔ تم نے یہ کام کیوں نہ کیا۔ اس وجہ سے ان کے دلوں میں حسد کی آگ بھڑک اٹھتی ہے اور اس ڈر سے کہ ہم پر کوئی الزام عائد نہ کرے وہ چاہتے ہیں کہ دوسروں کو نیکی کرنے سے ورغلا دیں۔ جب آدمؑ نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی تو شیطان کو غصہ آیا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کا مقرب ہو گیا اور میں نہیں ہوا اور اس نے چاہا کہ کسی طرح اس سے بھی نافرمانی کرائیں۔ چنانچہ

آدمؑ اور شیطان والا قصہ

ہمیشہ دہرایا جاتا ہے۔ آخر ہر شخص آدمؑ کی اولاد میں سے ہے پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اسے آدمؑ کا ناک تو ملے، آنکھ تو ملے، کان تو ملے، دھڑ تو ملے۔ غرض سب چیزیں اسے آدمؑ کی ملیں مگر آدمؑ کا شیطان اسے نہ ملے یا آدمؑ کے فرشتے اسے نہ ملیں۔ جب اسے آدمؑ کی ہر چیز ملی ہے تو ضروری تھا کہ اسے آدمؑ کا فرشتہ اور آدمؑ کا شیطان بھی ملتا۔ چنانچہ دنیا میں ہزاروں لوگوں کو کچھ نیک صلاح دینے والے مل جاتے ہیں۔ کچھ بد صلاح دینے والے مل جاتے ہیں جو آدمؑ کے نقش قدم پر چلنے والا ہوتا ہے۔ ونسی فلم نجد لہٗ عزما کے مطابق اگر کبھی غلطی سے اس کی بات مان بھی لے تو بعد میں ہوشیار ہو جاتا ہے اور اس کے اصل تعلقات فرشتے سے ہی رہتے ہیں لیکن جس کے اندر آدمیت کم ہوتی ہے قدرتی طور پر وہ شیطان کی طرف جھک جاتا ہے مگر جیسا کہ میں نے بتایا ہے اس میں کچھ حصہ مومنوں کی کمزوری کا بھی ہوتا ہے۔ مومن بھی ایسی باتیں سنکر جرأت نہیں کرتے کہ دوسرے کو سمجھائیں۔ ورنہ اگر ذرا بھی جرأت سے کام لیں تو دوسرے کو کبھی ورغلانے کی جرأت نہ ہو۔ میں نے پہلے بھی

قصہ سنایا ہے

کہ ضلع گجرات کے پانچ بھائی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں یہاں آیا کرتے تھے۔ مدت تک رہتے اور محبت سے سلسلہ کی باتیں سنتے قادیان کے مقدس مقامات کی وسعت شان اور عظمت جسکو اب لوگ دیکھتے اور اس طرح آنکھیں بند کر کے گزر جاتے ہیں کہ ان کو احساس بھی نہیں ہوتا کہ ہم کسی نشان کے پاس سے گزر رہے ہیں۔ اس زمانہ میں نہیں تھی مگر پھر بھی آنے والے چھوٹی چھوٹی باتوں سے اپنے ایمانوں کو تازہ کر لیا کرتے تھے۔ اب تو منارۃ المسیح ہے مسجد اقصیٰ ہے بہشتی مقبرہ ہے اور قدم قدم پر انسان کے

ایمان کو تازہ کرنیوالے نشانات

موجود ہیں مگر اس زمانہ میں صرف ایک چھوٹی سی مسجد تھی جس میں نماز پڑھی جاتی تھی اب بھی یہ مسجد چھوٹی ہی کہلاتی ہے حالانکہ بہت سے قصبوں کی جامع مسجدوں کے برابر ہے مگر پہلے واقعہ میں چھوٹی ہوا کرتی تھی۔ اور فی صف صرف چھ آدمی پھنس پھنس کر آتے تھے۔ اگر پتلے آدمی ہوتے یا ان میں کوئی بچہ بھی شامل ہوتا تو سات بھی آجاتے۔ اس مسجد میں چھ صفیں ہوا کرتی تھیں اور وہ بھی ایسی حالت میں جبکہ نمازی جوتیوں تک چلے جائیں۔ اور مسجد پوری بھری ہوئی ہو۔ گویا مسجد میں صرف ۳۶ آدمی آسکتے تھے اور وہ بھی پھنس پھنس کر۔ اگر کھلے طور پر کھڑے ہوتے تو اس سے بھی کم آتے۔ بچپن میں میں صفیں اور ان صفوں میں کھڑے ہونیوالے آدمیوں کو گنا کرتا تھا اور میں نے دیکھا ہے کہ بہت شاذ ایسا ہوتا کہ کسی صف میں سات آدمی ہوتے ورنہ بعض دفعہ چھ اور بعض دفعہ پانچ آدمی ہی ایک صف میں کھڑے ہوتے تھے اب بھی وہ جگہ موجود ہے اور

پرانی مسجد کے نشانات

باقی ہیں۔ اس میں کھڑے ہو کر دیکھ لو۔ بچے اگر کھڑے ہو جائیں تو ایک صف میں سات بچے آسکتے ہیں اور اگر بڑے کھڑے ہوں تو چھ سے زیادہ کھڑے نہیں ہو سکتے۔ اور وہ بھی پھنس کر کھڑے ہوں گے۔ یہ مسجد ہوا کرتی تھی مگر اسی کو دیکھ دیکھ کر لوگوں کے

ایمان تازہ ہو جاتے تھے

وہ یہاں آتے بیٹھتے اور ذکر الٰہی کرتے اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو باغ میں چلے جاتے اور ایک دوسرے سے کہتے یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد صاحب کا باغ ہے۔ اس زمانہ میں مقبرہ بہشتی نہیں ہوتا تھا۔ اب تو لوگ مقبرہ بہشتی میں دعا کے لئے جاتے اور اپنے ایمان تازہ کرتے ہیں۔ مگر ان کا ایمان صرف باغ کو دیکھ کر ہی تازہ ہو جاتا تھا۔ اور انہیں خدا تعالیٰ کی قدرت کا وہ نظارہ نظر آنے لگتا تھا جو آجکل کے لوگوں کو بڑے بڑے نشانات دیکھ کر بھی نظر نہیں آتا۔ وہ ۳۶ آدمیوں کی مسجد کو دیکھ کر کہتے کہ ہمارے خدا میں کتنی بڑی طاقت ہے۔

کجا یہ حالت تھی

کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایک آدمی بھی نہیں تھا اور کجا یہ حالت ہے کہ ۳۶ آدمی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔ اسی طرح وہ مسجد اقصےٰ کو دیکھتے تو ان کے ایمان اور زیادہ تازہ ہو جاتے اور کہتے اللہ اکبر ہماری ایک جامع مسجد بھی ہے۔ ان کو یہی بڑا نشان نظر آتا تھا کہ ہماری پنج وقتہ نماز کے لئے الگ مسجد ہے اور جمعہ پڑھنے کے لئے الگ مسجد ہے۔ یہ دوست جن کا میں ذکر کر رہا ہوں جب یہاں آئے تو تین یا تین سے زیادہ تھے۔ ان میں سے ایک بھائی جلدی جلدی آگے چلا جا رہا تھا اور تین چار پیچھے تھے۔ یا ایک آگے تھا اور دو تین پیچھے تھے۔ ہمارے ایک ماموں تھے مرزا علی شیر صاحب جو مرزا سلطان احمد صاحب کے خسر تھے جہاں اب دار الضعفاء ہے وہاں ان کی زمین ہوتی تھی۔ اس زمین میں انہوں نے باغ لگایا اور ترکاریاں وغیرہ بو دیں۔

یہی ان کا شغل تھا

کہ وہ ہر وقت وہاں بیٹھے رہتے۔ باغ کی نگرانی رکھتے اور ترکاریوں وغیرہ کو دیکھتے رہتے۔ ساتھ ساتھ ایک لمبی تسبیح جو ان کے ہاتھ میں ہوتی تھی۔ اس پر ذکر بھی کرتے چلے جاتے تھے وہ پیری مریدی کیا کرتے تھے مگر بالکل

ابوجہل کے نقشِ قدم پر تھے جس طرح ابوجہل کو جب کوئی ایسا آدمی ملتا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر سُننے کو مکہ میں آیا ہوتا تو وہ اس سے ملتا اور کہتا کہ یہ تو محض دکانداری ہے اگر اس کے اندر کچھ بھی صداقت ہوتی تو میں نہ مانتا۔ میں تو اس کا رشتہ دار ہوں۔ اسیطرح

مرزا علی شیر صاحب

کو جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں میں سے کوئی مل جاتا تو وہ اسے ورغلانے کی کوشش کرتے اور کہتے تم کہاں پھنس گئے ہو۔ میں انہیں خوب جانتا ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ یہ

محض مکر اور فریب

ہے ایک دکان [illegible] کہاں ہے [illegible] کرتا [illegible] جاتی [illegible] اور ایک [illegible] مرزا علی شیر صاحب [illegible] آواز دی [illegible] لیے۔ وہ [illegible] تقریر [illegible] صاحب [illegible] دیا [illegible] مجھے [illegible] دل [illegible] بتاتے ہیں [illegible] نکالی ہے [illegible]

[illegible]

کہ [illegible] جب وہ [illegible] خوب [illegible] انہوں نے بڑے جوش سے مرزا علی شیر صاحب کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا اور کہا السلام علیکم۔ مجھے تو آپ سے ملنے کا بڑا اشتیاق تھا۔ اچھا ہوا کہ آپ کی ملاقات نصیب ہو گئی۔ مرزا علی شیر صاحب دل میں بڑے خوش ہوئے کہ آج خوب شکار ہاتھ آیا۔ وہ اسی طرح ان کے ہاتھ کو پکڑ کر بیٹھے رہے پھر انہوں نے زور سے اپنے بھائیوں کو آوازیں دینی شروع کیں کہ جلدی آنا جلدی آنا۔ ایک نہایت ضروری کام ہے۔ وہ بھاگے بھاگے آئے تو انہوں نے دیکھا کہ ان کے بھائی نے مرزا علی شیر صاحب کا ہاتھ پکڑا ہوا ہے اور مرزا علی شیر صاحب کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا ہے کہ آج خدا نے کیسے اچھے لوگوں سے میری ملاقات کرائی ہے۔ جب وہ قریب آئے تو انہوں نے پوچھا کہ بتائیں کیا کام تھا۔ وہ کہنے لگے

بات یہ ہے

کہ ہم قرآن مجید میں روزانہ پڑھتے تھے اور اپنے مولویوں سے بھی سُنتے تھے کہ دنیا میں ایک شیطان ہوا کرتا ہے مگر ہم نے اُسے کبھی دیکھا نہیں تھا آج خدا نے ہماری حسرت بھی پوری کر دی تو یہ سامنے شیطان بیٹھا ہے اسے خوب اچھی طرح دیکھ لو خدا نے بڑی مدت کے بعد ایسا اچھا موقع ہمیں نصیب کیا ہے کہ شیطان ہم نے دیکھ لیا ہے۔ اب یا تو وہ بڑے شوق سے انہیں اپنے پاس بٹھا کر اس طرح خاموش ان کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر بیٹھے تھے جس طرح ایک بزرگ بیٹھا ہوتا ہے اور یا جب انہوں نے یہ بات سُنی تو ہاتھ چھڑانے لگ گئے مگر وہ نہ چھوڑیں اور یہی کہتے جائیں کہ بڑی مدت سے خواہش تھی کہ شیطان کو دیکھیں۔ سو آج خدا نے ہماری یہ خواہش بھی پوری کر دی اور ہم نے شیطان کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تو اس قسم کے لوگ ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں۔ اگر وہ بات سُن کر اُٹھ کر چلا جاتا تو وہ اثر نہ ہوتا جو اس صورت میں اس پر ہوا ہوگا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد چار پانچ ماہ تک انہوں نے کسی کو آواز نہیں دی ہوگی کہ آؤ اور میری بات سُن جاؤ۔ اگر سارے

مومن ایسی ہی غیرت دکھلائیں

اور جب کوئی شخص انہیں ورغلانے کی کوشش کرے تو وہ بلند آواز سے اعوذ پڑھ کر اور بائیں طرف تھوک کر کہیں کہ قرآن کریم نے ہمیں یہی ہدایت دی ہے کہ جب تمہارے پاس شیطان آئے تو تم اعوذ پڑھ لیا کرو تو میں سمجھتا ہوں ایسے منافق کو بات کرنے کی جرأت ہی نہ ہو وہ اسی وقت جرأت کرتا ہے جب سمجھتا ہے کہ منافق یا کمزور آدمی میری بات سُنکر ہنستا رہے گا۔ اگر اس میں سچی غیرت ہو تو دوسرے شخص کو جرأت ہی نہیں ہو سکتی کہ اس سے ایسی باتیں کرے۔ بے غیرتی دوسروں میں بھی بے غیرتی پیدا کر دیتی ہے اور غیرت دوسروں میں بھی غیرت پیدا کر دیتی ہے۔

مجھے یاد ہے

میں چھوٹا بچہ تھا کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیچھے پڑ کر اپنے لئے ہوائی بندوق منگوائی۔ مجھے شکار کا شوق تھا۔ ایک دن ہم اور بچوں کو اپنے ساتھ لے کر عید گاہ کی طرف جو رستہ جاتا ہے اس طرف شکار کے لئے گئے اور ناتھ پور کے قریب جا پہنچے وہ سکھوں کا گاؤں ہے ہم ادھر ادھر شکار کے لئے کوئی فاختہ تلاش کر رہے تھے کہ ایک سکھ نوجوان دوڑا دوڑا آیا اور اس نے کہا یہاں کیا۔ کہا ہے چلو میں شکار دکھاتا ہوں چنانچہ وہ ہمیں اپنے گھر لے گیا وہاں کیکر یا بیری کا ایک درخت تھا جس پر آٹھ دس فاختائیں بیٹھی تھیں۔ میں ابھی نشانہ ہی باندھ رہا تھا کہ ایک بڑھیا عورت اندر سے نکلی اور اس نے بڑے جوش سے کہا ہمارے گاؤں میں جیو ہتیا ہونے لگی ہے یہ کہتے ہوئے اس نے شور ڈال دیا اور ہمیں گالیاں دینی شروع کر دیں ہم نے اس کے شور پر کسی فاختہ کو نہ مارا۔ اور ہمیں کوئی تعجب بھی نہ ہوا کیونکہ ہم سمجھتے تھے کہ یہ غیر مسلم ہیں انہیں شکار ضرور بُرا معلوم ہوتا ہے مگر ہمیں زیادہ حیرت اس بات پر ہوئی کہ وہی لڑکا جو ہمیں اپنے ساتھ لایا تھا اس کی آنکھیں بھی سُرخ ہو گئیں اور وہ بڑے غصہ سے کہنے لگا چلے جاؤ یہاں سے۔ تم یہاں کہاں شکار کے لئے آئے ہو۔ ہمیں حیرت ہوئی کہ یہ تو خود ہمیں شکار کے لئے لایا تھا۔ اب یہی کہہ رہا ہے کہ چلے جاؤ یہاں آئے کیوں تھے۔ تو

اصل بات یہ ہے

کہ غیرت متعدی چیز ہوتی ہے۔ ہم جب شکار کر رہے تھے تو اس پر بھی اثر پڑا اور اس نے کہا کہ شکار بہت اچھا ہوتا ہے۔ پھر جب عورت نے شور مچایا کہ جیو ہتیا ہونے لگی ہے تو وہ بھی کہنے لگا کہ جیو ہتیا ہم برداشت نہیں کر سکتے تو جس قسم کا اثر ڈالا جائے اسی قسم کا اثر دوسرے پر پڑ جاتا ہے۔

یہی چیز ہے

جو کامیابی کا باعث بنتی ہے لوگ کہتے ہیں آج پراپیگنڈہ کا زمانہ ہے حالانکہ جب سے آدمؑ پیدا ہوا پراپیگنڈہ ہوتا چلا آتا ہے شیطان نے بھی یہی کیا تھا کہ آدمؑ سے اس نے کہا۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اسی لئے شجرہ سے منع کیا ہے کہ تم اس طرح دائمی زندگی حاصل کر لو گے۔ اس نے کوئی دلیل نہیں دی

صرف ایک بات تھی

جو اس نے بار بار کہی کیونکہ بار بار کہنے سے اثر ہو جاتا ہے۔

ایک شخص نے اسی حقیقت کو

لطیفہ کے رنگ میں

بیان کیا ہے وہ لکھتا ہے کہ ایک پادری تھا اس پر کچھ مالی تنگی کے دن آئے تو وہ اپنی بکری بیچنے کے لئے اسے بازار لے گیا۔ رستہ میں چند بدمعاشوں نے اسے دیکھا تو ان کا جی للچایا اور انہوں نے چاہا کہ کسی طرح بکری اس سے چھین لی جائے۔ ایک نے کہا یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ آخر یہ پادری ہے ہم اسے مار تو سکتے نہیں پھر بکری اس سے کس طرح چھینی جائے۔ دوسرے نے کہا ترکیب میں بتاتا ہوں تم عمل کرنے والے بنو۔ وہ چار پانچ آدمی تھے۔ اس نے سب کو سَو سَو دو دو سَو گز کے فاصلہ پر کھڑا کر دیا اور ہر ایک کو سکھایا کہ جب پادری تمہارے پاس سے گزرے تو تم اسے کہنا کہ پادری صاحب یہ کتّا کہاں لے چلے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ پادری صاحب جا رہے تھے کہ پہلا آدمی انہیں ملا۔ اس نے کہا کیوں پادری صاحب یہ کتّا کہاں لے جا رہے ہیں۔ آپکی شایانِ شان تو نہیں کہ ہاتھ میں کتّا پکڑے پھریں۔ پادری نے کہا کچھ ہوش کی دوا کرو یہ تو بکری ہے بیچنے کے لئے بازار لے جا رہا ہوں۔ اس نے کہا ہو گی مگر مجھے تو کتّا ہی نظر آتا ہے۔ خیر پادری بڑبڑاتے بڑبڑاتے آگے چلا گیا سَو گز دور گیا ہو گا تو دوسرا آدمی ملا کہنے لگا پادری صاحب یہ کتّا کہاں لے چلے ہیں وہ کہنے لگے کتّا؟ یہ کتّا ہے یا بکری۔ اس نے کہا آپ کی بات ماننی تو مشکل ہے مگر خیر آپ جو کہتے ہیں تو مان لیتا ہوں ورنہ ہے بالکل کتّا پادری صاحب پر بھی کچھ اثر ہو گیا کہنے لگے معلوم ہوتا ہے اس بکری کی شکل کتّے سے بہت ملتی ہے اسی لئے

لوگوں کو دھوکہ لگ رہا ہے

تھوڑی دُور آگے گئے تو تیسرا آدمی ملا اور کہنے لگا پادری صاحب یہ کیا حرکت ہے کہ کتّا ہاتھ میں پکڑے جا رہے ہیں۔ پادری صاحب کہنے لگے کیا کروں ہے تو بکری مگر اس کی شکل کتّے سے بہت ملتی ہے۔ میں بھی جب دیکھتا ہوں تو کتّا ہی نظر آتا ہے۔ گویا پہلے تو صرف اتنا ہی خیال تھا کہ دوسرے لوگ اسے کتّا سمجھتے ہیں مگر اب فرمانے لگے کہ مجھے بھی یہ کتّا ہی نظر آتا ہے وہ کہنے لگا پادری صاحب

سچّی بات یہ ہے

کہ یہ ہے ہی کتّا کسی نے آپ کی سادہ لوحی دیکھ کر دھوکا دے دیا ہے۔ کہنے لگا شاید کتّا ہی ہو۔ تھوڑی دُور اور آگے گئے تھے کہ چوتھا آدمی ملا اور اس نے کہا پادری صاحب یہ کیا کتّا پکڑا ہوا ہے کہنے لگا کچھ شبہ والی بات ہے۔ کبھی خیال آتا ہے کہ یہ بکری ہے اور کبھی خیال آتا ہے کہ یہ کتّا ہے۔ وہ کہنے لگا آپ اس شبہ کو جانے دیں یہ واقعہ میں کتّا ہے آپ جب منڈی میں جائیں گے تو لوگ ہنسیں گے کہ عجیب آدمی ہے [illegible] آ گیا ہے۔ پادری صاحب [illegible]

بکری چھوڑی اور استغفار کرتے ہوئے گھر آ گئے۔ اور افسوس کرتے رہے کہ میری نظر اب اتنی کمزور ہو گئی ہے کہ میں یہ شناخت بھی نہیں کر سکتا۔ کہ میرے ہاتھ میں بکری ہے یا کتا۔ جب پادری صاحب واپس لوٹے تو انہوں نے بکری لے لی۔ اور اس کو ذبح کر کے خوب کباب وغیرہ کھائے۔

یہ مثال اس بات کی ہے

کہ پروپیگنڈا سے کچھ کی کچھ شکل بدل جاتی ہے۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی نظر حقائق کی طرف نہیں جاتی بلکہ وہ سرائی تہرائی کی طرف چلی جاتی ہے اگر دس بیس کسی چیز کو اچھا کہہ دیں۔ تو وہ بھی اچھا کہنے لگ جاتے ہیں۔ اور اگر وہ برا کہہ دیں تو وہ بھی برا کہنے لگ جاتے ہیں۔ مثلاً اس وقت

اسلام کو روپیہ کی ضرورت

ہے۔ اگر شیطان کسی کو دھوکا دینا چاہے تو اس رنگ میں بھی دھوکا دے سکتا ہے کہ چندہ دے دینا ہی کافی ہے۔ اس کی کیا ضرورت ہے کہ ہمارے بچے قرآن حفظ کریں وہ نہیں جانتے کہ چندہ مانگا جاتا ہے انسانوں پر خرچ کرنے کے لئے جب آدمی ہی نہیں ہوں گے تو خرچ کس پر ہوگا۔ روپیہ یا سکولوں پر خرچ ہوگا یا سلسلہ کے دوسرے کاموں پر۔ گو گورنمنٹ والی تنخواہیں تو نہیں دی جا سکتیں۔ مگر بہرحال کچھ نہ کچھ تنخواہیں تو دینی پڑتی ہیں جن سے وہ گزارہ کر سکیں۔ اگر سکول میں لڑکے نہ ہوں گے تو چندہ کہاں خرچ ہوگا۔ یا اگر مبلغین نہ ہوں گے تو چندہ کہاں خرچ ہوگا۔ یہ شیطانی وسوسہ ہے جو انسان کو بہت سی نیکیوں سے محروم کر دیتا ہے۔ دو چار دن ہوئے میں نے اس کی مثال بھی سنائی تھی۔ کہ ایک شخص جب

نماز کی نیت

کرتا تو کہتا چار رکعت نماز فرض پیچھے اس امام کے۔ پھر وسوسہ اس کے دل میں بڑھنا شروع ہوا یہاں تک کہ وہ امام کو دھکے دیتا اور کہتا کہ پیچھے اس امام کے۔ اگر اسی طرح وساوس بڑھتے چلے جائیں تو ان کی حد بندی ہی نہیں ہو سکتی۔ پھر یہ وسوسہ پیدا ہونا شروع ہو جائے گا کہ ہم مختلف مواقع پر پندرہ پندرہ بیس بیس دن قادیان جا کر رہتے ہیں۔ اس کی بجائے کیوں نہ تجارت کرتے رہیں۔ اور چندہ قادیان بھیج دیں۔ ہم اگر گئے تو مفت روٹی کھا کر آ جائیں گے پھر یہ وسوسہ پیدا ہوگا کہ ہم جلسہ سالانہ پر کیوں جاتے ہیں۔ یوپی۔ سی پی بنگال۔ بہار

اور حیدرآباد وغیرہ سے لوگ آتے ہیں۔ اور فی کس پچاس ساٹھ بلکہ سو روپیہ

آمد و رفت پر خرچ

ہو جاتا ہے اور وہ بھی تھرڈ کلاس میں۔ انٹر یا سیکنڈ کلاس میں دو تین سو روپیہ فی کس خرچ آتا ہے۔ وقت الگ صرف ہوتا ہے اگر اس کی بجائے ہم روپیہ بھیج دیں۔ تو وقت بھی بچ جائے گا اور تکلیف بھی نہیں ہوگی۔ اور پھر پانچ چھ سو آدمی یوپی۔ بہار اور بنگال وغیرہ کا جو جلسہ پر روٹی کھاتا ہے۔ اس کا بوجھ بھی سلسلہ پر نہیں پڑے گا۔

غرض اسی طرح وساوس بڑھتے چلے جائیں گے۔ اور نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ آہستہ آہستہ

دین سیکھنے کی کوشش

مر جائے گی۔ اور ہمارے جلسہ کا بھی وہی حال ہوگا۔ جو عرسوں کا ہوتا ہے۔ جہاں تماشہ دیکھنے والے عیاش طبع لوگ جمع ہو جاتے ہیں۔ اور باقی لوگ اپنے گھروں میں بیٹھے رہتے ہیں۔ غرض یہ بات یاد رکھو کہ وساوس انسان کو کہیں ورے نہیں رہنے دیتے بلکہ انتہائی حالت تک پہنچا دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنے اشعار میں لکھا ہے کہ ؎

بدگمانی سے تو رائی کے بھی بنتے ہیں پہاڑ
پر کے اک ریشہ سے ہو جاتی ہے کووں کی قطار

جب بھی

انسان کا قدم

اصول سے ہٹتا ہے اس کا نتیجہ خراب ہوتا ہے۔ بعض لوگ ہمیشہ پوچھتے رہتے ہیں کہ عید کے موقعہ پر قربانی کرنے کی بجائے اگر وہی رقم ہم چندہ میں دے دیں تو کیا حرج ہے۔ میں ان کو یہی جواب دیا کرتا ہوں کہ جس دن تم نے یہ قدم اٹھایا۔ تم سمجھ لو کہ تمہارا ایمان گیا۔ جو دین کا حاکم ہے۔ اس کا کام ہے کہ وہ حکم کی شکل بتائے تمہارا کام نہیں کہ خود بخود اپنے لئے

ایک نئی شاہراہ پیدا کر لو

اگر ہر شخص خود بخود اپنے ملتے کام تجویز کر لے۔ تو دین کچھ کا کچھ بن جائے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا ہی حق ہے کہ وہ بتائے کہ تم نے نماز کس طرح پڑھنی ہے۔ روزہ کس طرح رکھنا ہے۔ حج کس طرح کرنا ہے زکوٰۃ کس طرح دینی ہے۔ پھر جو کچھ وہ بتائے گا اسی میں برکت ہو سکتی ہے۔ اگر ہم قیاس سے کام لینے لگیں گے۔ تو دین الٰہی کی شکل کچھ کی کچھ بن جائے گی۔

ہمارے گھر میں چونکہ اکثر مستورات ملنے کے لئے آتی رہتی ہیں۔ میں نے ہمیشہ دیکھا ہے کہ ان کی وجہ سے بعض دفعہ عجیب عجیب باتیں ظہور میں آتی ہیں۔ ابھی تھوڑے دن ہوئے ایک دن کھانے میں بے انتہا نمک تھا۔ میں سمجھتا ہوں جس قدر مقدار ہونی چاہیئے تھی۔ اس سے

دس بیس گنا زیادہ

تھا۔ دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ نمک اس طرح زیادہ ہوا ہے کہ ایک عورت آئی اور اس نے ہنڈیا چکھی تو نمک ڈال دیا۔ پھر دوسری آئی تو اس نے تھوڑا سا نمک ڈال دیا۔ اسی طرح اور عورتیں آئیں۔ اور نمک ڈالتی گئیں۔ یہاں تک کہ نمک اس قدر زیادہ ہو گیا کہ سالن کھانے کے ہی ناقابل ہو گیا۔

پس یہ طریق بڑا ہی غلط ہوتا ہے کہ ہر شخص اپنی اپنی رائے اور اجتہاد سے کام لینے لگ جائے جب انسان ایک قدم جادۂ صداقت سے پیچھے ہٹاتا ہے تو پھر وہ پیچھے ہی جا پڑتا ہے۔ آخر سوال یہ ہے کہ کیا

سب سے مقدم کام

وہ نہیں جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا جب سب سے مقدم کام وہی ہے جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تو جو شخص یہ کہتا ہے کہ صرف چندہ دینا ہی اصل چیز ہے وہ بدبخت دوسرے الفاظ میں یہ کہتا ہے کہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اچھا ہوں۔ کیونکہ محمد رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی چندہ نہیں دیا۔ زکوٰۃ آپ نے ساری عمر نہیں دی۔ اگر چندہ دینا ہی سب سے بہتر ہے، تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو نعوذ باللہ نہایت ہی ادنےٰ درجہ کی جنت میں جانے کا حق رکھتے ہیں۔ کروڑپتی تاجر جو بلا قسم کے ہوں وہ تو عرش پر

اللہ تعالےٰ سے باتیں

کر رہے ہوں گے۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ نیچے بیٹھے ہوں گے میں تو حیران ہوں کہ ایک مسلمان مسلمان کہلاتے ہوئے اس قدر اندھا کس طرح بن جاتا ہے۔ کہ وہ ایسی بات کہتا ہے جس میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود کی ہتک ہے۔

مجھے حیرت ہوتی ہے جب میں بعض لوگوں سے یہ سنتا ہوں کہ سلسلہ کو روپیہ کما کر دینا زیادہ اچھا ہے بجائے اس کے کہ

سلسلہ کیلئے

اپنی یا اپنے کسی لڑکے کی زندگی وقف کی جائے۔ حالانکہ یہی وہ لوگ ہوتے ہیں۔ جو اکثر نادہند ہوتے ہیں۔ کیونکہ انبیاء کی ہتک کرنے والے کو نیکی کی توفیق کبھی نہیں ملتی۔ جو لوگ دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرتے ہیں عارضی طور پر یا مستقل طور پر۔ وہی لوگ ہیں جن کو چندہ دینے کی بھی توفیق ملتی ہے۔ پس ان شیطانی وساوس سے بچنا چاہیئے اور سمجھنا چاہیئے کہ اس قسم کے وساوس کے بعد انسان کی جگہ جنت میں نہیں رہ سکتی۔ جب وہ پھسلا۔ تو بہرحال نیچے ہی گرے گا۔ جو لوگ سیڑھیوں سے گرتے ہیں۔ گرنے کے بعد ان کے اختیار میں نہیں ہوتا کہ وہ رک سکیں۔ اتفاقی طور پر کوئی روک آ جائے۔ تو اور بات ہے۔ اسی طرح جب بھی کوئی شخص صراط مستقیم سے گرتا ہے وہ بہت نیچے چلا جاتا ہے یہ ایسی چیز نہیں جسے انسان سرسری نظر سے دیکھنے لگے۔ یہ معمولی بات نہیں بلکہ انسان کو تحت الثریٰ میں گرا دینے والی بات ہے سلسلہ گفتگو جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا :۔

صدر انجمن احمدیہ کو چاہیئے

کہ چار پانچ حفاظ مقرر کرے۔ جن کا کام یہ ہو کہ وہ مساجد میں نمازیں بھی پڑھایا کریں۔ اور لوگوں کو قرآن کریم بھی پڑھائیں۔ اسی طرح جو قرآن کریم کا ترجمہ نہیں جانتے۔ ان کو ترجمہ پڑھا دیں۔ اگر صبح و شام وہ محلوں میں قرآن پڑھاتے رہیں تو قرآن کریم کی تعلیم بھی عام ہو جائے گی۔ اور یہاں مجلس میں بھی جب کوئی ضرورت پیش آئے گی تو ان سے کام لیا جا سکے گا۔ بہرحال قرآن کریم کا چرچا عام کرنے کے لئے

ہمیں حفاظ کی سخت ضرورت ہے

انجمن کو چاہیئے کہ وہ انہیں اتنا کافی گزارہ دے کہ جس سے وہ شریفانہ طور پر گزارہ کر سکیں۔ پہلے دو چار آدمی رکھ لئے جائیں۔ پھر رفتہ رفتہ اس تعداد کو بڑھایا جائے۔ حفاظ نہ ہونے کا یہ بھی نقصان ہے کہ جب رمضان آتا ہے۔ تو تراویح پڑھانے والے نہیں ملتے۔ اور باہر سے بلانے پڑتے ہیں۔ اگر یہ لوگ قاری ہوں تو اور بھی اچھی بات ہے کیونکہ غیر قاری سے قرآن حفظ کرانے میں نقص رہ جاتے ہیں۔ ابھی تھوڑے دن ہوئے ایک بچہ میرے پاس آیا۔ جو بہت ذہین معلوم ہوتا ہے۔ اس کی بہن نے بتایا کہ میرے اس بھائی نے خود بخود آدھا سپارہ گھر میں حفظ کر لیا ہے۔ میں نے کہا گھر میں اپنے طور پر

حفظ نہ کرانا۔ ورنہ تلفظ

کی غلطیاں

پختہ ہو جائیں گی اور پھر اُن کا دُور کرنا مشکل ہو گا۔ جس نے قرآن کریم حفظ کرنا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ کسی اچھے حافظ یا قاری کی نگرانی میں حفظ کرے تاکہ وہ صحیح طور پر حفظ کر سکے۔

فرمودہ ۲۷ اپریل ۱۹۳۶ء

خلفاء کے زمانہ میں الٰہی سلسلوں کی ترقی

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے آیت کریمہ ان یکن منکم عشرون صَابِرُوْنَ یَغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ۔ وَاِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ مِّائَةٌ یَّغْلِبُوْٓا اَلْفًا مِّنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ۔ اَلْـٰٔنَ خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْکُمْ وَعَلِمَ اَنَّ فِیْکُمْ ضَعْفًا فَاِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ یَّغْلِبُوْا مِائَتَیْنِ وَاِنْ یَّکُنْ مِّنْکُمْ اَلْفٌ یَّغْلِبُوْٓا اَلْفَیْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ○

(الانفال ع ۹)

کا ذکر کیا اور عرض کیا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ خلفاء کے زمانہ میں خدا تعالیٰ کا قائم کردہ سلسلہ پہلے سے زیادہ بلند تر اور محکم ہو جاتا ہے۔

حضور نے فرمایا:-

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وقت میں یرموک کی جو جنگ ہوئی ہے اس میں ۳۶ ہزار مسلمان اور ۹ لاکھ عیسائی تھے۔ گویا عیسائی مسلمانوں سے ۲۶ گنا زیادہ تھے۔ مگر پھر بھی غالب آ گئے۔ مفسرین سے یہ غلطی ہوئی ہے کہ انہوں نے الئن خفف اللہ عنکم کو بعد کے لئے سمجھ لیا ہے۔ حالانکہ اس میں مسلمانوں کی اس وقت کی حالت کا نقشہ کھینچا گیا تھا۔ اور بتایا گیا تھا کہ بعد میں ترقی کرتے کرتے وہ اس مقام تک پہنچ جائیں گے کہ بیس دو سو پر اور سو ہزار پر غالب آ جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور مسلمانوں کے اندر بعد میں ایسی ہی طاقت پیدا ہو گئی۔

یاد رکھ لیک کہ غلبہ نہ ملے گا جب تک
دل میں ایمان نہ ہو ہاتھ میں قرآں نہ ہو

(کلام محمود)

امتحان

آجکل سکولوں میں سالانہ امتحانات ہو رہے ہیں۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ سب اطفال کو اعلیٰ نمبروں میں کامیاب کرے۔ آمین

جونہی سکول کے امتحان ختم ہوں سب بچے اطفال الاحمدیہ کے امتحانات۔ (۱) ستارہ اطفال۔ (۲) ہلال اطفال۔ (۳) قمر اطفال۔ (۴) بدر اطفال کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ علمی کے ساتھ ساتھ عملی تیاری کرنی بھی ضروری ہے۔ یہ چاروں امتحانات ۲۸ رمئی کو ہوں گے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواستہائے دُعا

- میری نواسی عزیزہ زاہدہ گل بنت میاں گل محمد صاحب لیبر آفیسر لاہور نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے۔
(خاکسار محمد شریف پنشنر۔ ای اے سی محلہ دار الصدر غربی ربوہ)
- میرا بیٹا عزیزم رفیق احمد خاں پسر محمد نذیر خاں صاحب (مرحوم) ۲۲ مارچ کو تین سال کے لئے کورس کرنے امریکہ روانہ ہو گیا ہے۔ (مزمل بیگم اہلیہ ماسٹر محمد نذیر خاں صاحب (مرحوم) ماڈل ٹاؤن لاہور)
- خاکسار کا اکلوتا لڑکا عزیزم محمد سرور اور بعض دیگر رشتہ دار ایک مقدمہ میں ماخوذ ہیں۔
(چوہدری سلطان احمد چک ۱۸ جنوبی۔ سرگودہا)
- میرا لڑکا عبد المنان بیس یوم سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔ بخار کسی وقت بھی کم نہیں ہوتا۔ بے چینی بہت زیادہ ہے۔ (حکیم عبد الرحمٰن شاہ محلہ دار الرحمت غربی ربوہ)
- میرے نسبتی بھائی محمد اختر نسیم (مرحوم) کا لڑکا مسمی مظفر احمد بھیرہ میں بیمار ہے اس کو باؤلے کتے نے کاٹا ہے۔ مرحوم کا صرف ایک ہی بیٹا ہے جو مستری نذیر محمد صاحب آف جموں کا پوتا۔ اور پیر حبیب احمد صاحب مرحوم کا نواسہ ہے۔ (اے۔ آر۔ کے درد۔ اے سینیا لائن کراچی ۳)
- میری پھوپھی جان لاہور میں سخت بیمار ہیں۔
(لطف الرحمٰن خالد۔ وقف جدید ربوہ)

احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

امراء، صدر و سیکرٹری صاحبان مال توجہ فرمائیں

تمام سیکرٹری صاحبان مال براہ مہربانی اس ضروری امر کو مدنظر رکھیں کہ حصہ آمد کی رقوم بھجواتے وقت تفصیل کی نقل دفتر بہشتی مقبرہ کو بھی براہ راست بھجوا دیا کریں۔ امراء۔ صدر صاحبان اس بات کا التزام فرمائیں کہ حصہ آمد کی تفصیل کی نقل دفتر ہذا کو بھی باقاعدہ پہنچتی رہے۔ تفصیل مندرجہ ذیل کوائف کے مطابق ہونی چاہیئے۔

(۱) موصی احباب کا نام بمعہ وصیت یا مثل نمبر۔ (۲) اگر وصیت نمبر یا مثل نمبر معلوم نہ ہو تو موصی کی ولدیت (شادی شدہ ہونے کی صورت میں زوجیت۔ (۳) رقم حصہ آمد کی ہے یا حصہ جائیداد کی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

برائے توجہ تاجر حضرات

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب نے لاہور سے یکصد روپیہ ۱۰۰/- کا چیک برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون ارسال فرماتے ہوئے مطلع فرمایا ہے۔ کہ یہ چندہ انکی ایک صاحبزادی کی شادی کی تقریب اور ان کے ایک سودے کے منافع کی خوشی میں بھجوایا گیا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

اگر جملہ تاجر حضرات اپنے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات بابت تعمیر مساجد ممالک بیرون کی تعمیل میں ہر ماہ کے پہلے سودے کا منافع تحریک جدید کو ارسال فرمانا اپنا فرض سمجھ لیں تو انشاء اللہ تعالیٰ جہاں ان کے کاروبار میں اللہ تعالیٰ کا غیر معمولی فضل شامل حال ہو گا۔ وہاں تعمیر مساجد کے پروگرام کو بھی غیر معمولی تقویت حاصل ہو گی۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

دُعائے مغفرت

(۱) میرے والد مکرم چوہدری رحیم بخش صاحب مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۶۵ء بروز اتوار بعد نماز مغرب بعارضہ خرابی جگر بعمر تقریباً نوے سال وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم والد صاحب نے ۱۹۰۷ء میں بذریعہ خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کا شرف حاصل کیا تھا۔ ابتداء سے ہی پابند صوم و صلوٰۃ اور کم گو تھے۔ اکثر مسجد میں تلاوت قرآن کریم میں مصروف رہتے۔ دنیوی مجالس میں بہت ہی کم حصہ لیتے۔ سچی بات بڑی جرأت سے بیان کرتے۔ مقامی جماعت احمدیہ میں ایک نمایاں اور با اثر وجود تھے۔ اور ہم سب کے لئے دعاؤں کا ایک سرچشمہ تھے۔

آپ کی نعش مورخہ ۱۵ مارچ ۱۹۶۵ء کو دوپہر کے وقت بذریعہ ٹرک ربوہ پہنچائی گئی۔ اور بعد نماز ظہر محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب جماعت والد صاحب مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو اپنے قرب میں جگہ دے۔ اور بلند درجات عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور ہر بلا سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(خاکسار عطاء اللہ فاضل سابق مبلغ فرانس ساکن چھور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ)

۲۔ میرے بھائی چوہدری غلام نبی صاحب جو ہمارے علاقے کے صاحب حیثیت۔ با اثر اور مخلص احمدی تھے۔ اور جماعت احمدیہ بھلیسر کے پریذیڈنٹ تھے۔ مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۶۵ء بروز جمعۃ المبارک اپنے آبائی گاؤں موضع بھلیسر تحصیل و ضلع گجرات میں بعمر ۵۷ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۶۵ء کو جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ اور بعد نماز جنازہ مرحوم بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

گزشتہ سال مرحوم نے اپنے گاؤں میں ایک نہایت خوبصورت مسجد تعمیر کرائی جس کی رقم اپنی مختصر سی جماعت سے فراہم کی۔ جب کبھی معمولی بیمار ہوتے یہی دعا کرتے کہ اے پروردگار مجھے کم از کم اتنی زندگی ضرور دے کہ مسجد تعمیر کرا سکوں۔ خدا تعالیٰ نے ان کی یہ خواہش پوری کی۔ اور تکمیل مسجد کے چند دنوں بعد اس جہانِ فانی سے رحلت کر گئے۔ مرحوم ہمیشہ غرباء اور مسکینوں کے لئے سہارا بنے رہے۔ اپنے پیچھے تین لڑکے اور ایک لڑکی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت فرماویں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماوے۔ آمین یا رب العالمین۔

(خاکسار عبد اللطیف سیکرٹری مال بھلیسر ضلع گجرات)

وصایا

ضروری نوٹ: ۱۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز و صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مثل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کر سکتا ہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔

وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مثل نمبر ۱۶۶۹۲: میں سید ظفر اللہ شاہ ولد سید عبد اللہ شاہ صاحب قوم سادات پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرہ ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲/۶۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں البتہ چار ہزار روپیہ نقد موجود ہے نیز میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت تین سو روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد محمد ظفر اللہ شاہ ہیڈ اسٹنٹ دفتر ڈائریکٹر جنرل ورکس سی۔ ڈی۔ اے راولپنڈی۔ گواہ شد محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال گواہ شد۔ رحیم بخش موصی ۵۶۱۲۔ معرفت مسجد نور مری روڈ۔ راولپنڈی۔

مثل نمبر ۱۶۶۹۳: میں محمد ہادی نسیم فاروقی ولد محمد صادق صاحب فاروقی۔ قوم قریشی فاروقی پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن دفتر بیت المال ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرے والدین بفضل خدا زندہ ہیں میرا گزارہ اس وقت میری ماہوار آمد پر ہے جو -/۹۲ روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے جاری فرمائی جائے۔ العبد محمد ہادی نسیم فاروقی گواہ شد۔ عنایت اللہ صاحب ولد محمد رمضان صاحب کارکن دفتر بیت المال ربوہ۔ گواہ شد منور احمد بھٹی ولد سلطان بخش کارکن بیت المال ربوہ۔

مثل نمبر ۱۶۶۹۴: میں نفیس احمد ولد حافظ شفیق احمد صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں گزارہ ماہوار آمد ۹۰ روپے ہے میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز میرے مرنے پر منقولہ و غیر منقولہ جو بھی جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میں اپنی ماہوار آمد کا چندہ ماہ بماہ ادا کرتا رہوں گا۔ ماہوار آمد میں کمی بیشی جو بھی ہوگی اس کی اطلاع میں دفتر بہشتی مقبرہ میں دیتا رہوں گا۔ وصیت کا نفاذ تاریخ تحریر سے ہی ہوگا۔ العبد نفیس احمد معلم حافظ کلاس جامعہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد محمد صدیق ایم اے صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد حافظ شفیق احمد معلم حافظ کلاس (والد موصی) ۱۱/۳/۶۵

مثل نمبر ۱۶۶۹۵: میں مشتاق احمد ولد سید عطا حسین شاہ قوم ہاشمی پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۳۰۲ روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی، میری وصیت ۵/۳ سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مشتاق احمد ہاشمی۔ کوارٹر نمبر ۲/۱۶ کینال کالونی لائل پور گواہ شد۔ راجہ ناصر احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ ۶۰/۵ پیپلز کالونی لائل پور۔ گواہ شد سید مبارک احمد سرور حال لائل پور

مثل نمبر ۱۶۶۹۶: میں مرزا عبد الباسط ولد مرزا غلام قادر صاحب قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بھگہ ڈاکخانہ ہردو سیئی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۳/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں والد صاحب کی طرف سے مجھے -/۱۰ روپے ماہوار بطور جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت آج سے منظوری فرمائی جائے۔ العبد مرزا عبد الباسط بقلم خود حال محلہ دار البرکات ربوہ۔ گواہ شد۔ اللہ بخش بقلم خود زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دار البرکات ربوہ۔ گواہ شد محمد امین چیمہ ولد محمد طفیل چیمہ ساکن چک ۸۵ ج ب سیلاں ضلع لائل پور۔

مثل نمبر ۱۶۶۹۷: میں میاں محمد اسماعیل جالندھری ولد مولا بخش صاحب قوم باختدہ پیشہ بیکاری عمر تقریباً ۶۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن مسجد نور مری روڈ راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت ایک ہزار روپیہ نقد ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد جائداد داخل کر دوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی لیکن میرا گزارہ جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کم از کم -/۱۰ روپے ماہوار ہے اس کی کمی بیشی کی اطلاع بھی دیتا رہوں گا میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا العبد نشان انگوٹھا محمد اسماعیل جالندھری گواہ شد رحیم بخش موصی ۵۶۱۲ سیکرٹری مال مرکزی راولپنڈی گواہ شد۔ فیروز الدین انسپکٹر تحریک جدید راولپنڈی۔

مثل نمبر ۱۶۶۹۸: میں سعیدہ بیگم بنت ممتاز علی قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت ۱۷/۱۲/۵۲ ساکن لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔ میرا زیور حسب ذیل ہے ٹالیس طلائی وزنی ۷ ماشہ قیمتی -/۷۵ روپے ہیں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے الراقمہ سعیدہ بیگم بقلم خود۔ گواہ شد حاکم علی پریذیڈنٹ حلقہ پیپلز کالونی کوٹھی نمبر ۲۲۳/۲ لائل پور گواہ شد احمد دین خان سیکرٹری وصایا حلقہ پیپلز کالونی کوٹھی نمبر ۲۰۲ لائل پور

مثل نمبر ۱۶۶۹۹: میں خورشید احمد ولد عزیز احمد قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میں اپنے والد صاحب کے ساتھ دوکان میں کام کرتا ہوں مجھے والد صاحب کی طرف سے -/۳۰ روپے ماہوار ملتے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے العبد خورشید احمد ارسی کو ٹریڈرز گول چابن والا لائل پور گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا حال لائل پور۔ گواہ شد غلام احمد بقلم خود نائب قائد لائل پور ۲۰/۲/۶۵۔

مثل نمبر ۱۶۷۰۰: میں اقبال بیگم زوجہ شریف احمد قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چک ۱۲۶ کھیوہ ڈاکخانہ چک ۱۲۳ عنایت پور ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری اور کوئی آمد نہیں میرا حق مہر مبلغ -/۳۲ روپے ہے جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں میرا زیور حسب ذیل ہے ایک جوڑی کانٹے طلائی وزنی پونے دو تولے قیمتی -/۲۲۸ روپے بڑی طلائی وزنی پونے دو تولے قیمتی -/۲۲۸ روپے قیمتی -/۴۵۶ روپے میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ نشان انگوٹھا اقبال بیگم گواہ شد سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد شریف احمد خاوند موصیہ۔

مثل نمبر ۱۶۷۰۱: میں محمد اکرم ولد عبد الرحمن صاحب قوم کاشمیری پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۲/۶۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے مجھے اس وقت والد صاحب کی طرف سے مبلغ دس روپے جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت آج سے منظور فرمائی جائے العبد محمد اکرم بقلم خود۔ طالب علم سیکنڈ ایر اسلامیہ کالج لائل پور۔ گواہ شد عبد الرحمن بقلم خود والد موصی۔ گواہ شد غلام احمد بقلم خود نائب قائد لائل پور ۲/۲/۶۵

اہم اور ضروری خبروں کا خلاصہ

• ماسکو:۔ ۵ راپریل۔ صدر ایوب نے اعلان کیا ہے کہ روسی لیڈروں سے مذاکرات کے نتیجہ میں پاکستان اور روس میں باہمی تعلقات کا نیا دور شروع ہو گیا ہے اور دونوں ملک دن بدن ایک دوسرے کے قریب ہوتے چلے جائیں گے۔ صدر اس ڈنر میں تقریر کر رہے تھے جو روسی حکومت اور پریذیڈیم کی جانب سے ان کے اعزاز میں کل رات دیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ امن کے تحفظ میں روس اور پاکستان کا نظریہ ایک ہے۔ اور روس نے دنیا بھر کے مظلوم انسانوں اور حق خود ارادیت کی جدوجہد کرنے والوں کی حمایت کی جو پالیسی اختیار کی ہے ہم اس کی قدر کرتے ہیں۔

• ماسکو:۔ ۵ راپریل۔ پاکستان پریس ایسوسی ایشن کے نمائندہ کی اطلاع کے مطابق پاکستان کے سربراہ مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کا جس جوش و خروش سے ماسکو میں استقبال کیا گیا ہے۔ ماضی قریب میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ البتہ ۴۸ سال قبل ۳ راپریل ۱۹۱۷ء کو روس کے عظیم انقلابی لیڈر لینن کی فن لینڈ میں جلاوطنی سے واپسی پر اتنا عظیم استقبال کیا گیا تھا۔ کل روس کے عوام نے صدر ایوب کی آمد پر جس جوش و جذبہ کا اظہار کیا اس نے لینن کی جلاوطنی سے واپسی کے جشن کی یاد تازہ کر دی۔

• اٹاوہ:۔ ۵ راپریل کینیڈا کے اخبار "اٹاوہ جرنل" نے صدر ایوب کے تدبر کو زبردست خراج تحسین پیش کیا ہے۔ اس ممتاز اخبار نے لکھا ہے کہ ان دنوں پیکنگ، ماسکو اور واشنگٹن کا دورہ کرنے والی شخصیتوں میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو مقبولیت اور اپنی اہمیت کے لحاظ سے صدر ایوب کا ہم پلہ ہو۔

اخبار نے لکھا ہے کہ بلاشبہ پاکستان کے فوجی صدر نے عالمی سیاست میں اپنے لئے نمایاں مقام حاصل کر لیا ہے۔ اور ان کے موجودہ دوروں میں ساری دنیا دلچسپی لے رہی ہے۔ چین میں ان کا اس لئے پرجوش خیر مقدم کیا گیا ہے کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی امریکہ کے زیر اثر نہیں۔ ظاہر ہے کہ چینی ایک ایسے ملک سے تعلقات کے قیام میں نہیں ہچکچائیں گے جو مغربی ملکوں کی پالیسی کو اچھی طرح سمجھتا ہو اور ان کی پرواہ کئے بغیر مختلف ممالک سے اپنے تعلقات کی اساس خود قائم کرتا ہو۔

• نئی دہلی۔ ۵ راپریل۔ بھارتی حکومت نے تار کے ذریعہ شیخ عبداللہ کو اطلاع دی ہے کہ وہ چین جانے کے بارے میں اپنے موقف پر نظر ثانی کریں ورنہ ان کا پاسپورٹ منسوخ کر دیا جائے گا۔ اور دوسرے اقدامات جنہیں مناسب سمجھا جائے گا کئے جائیں گے۔ یہ اطلاع الجزائر کے بھارتی سفیر کی معرفت بھیجی گئی ہے۔

بھارتی حکومت نے یہ اقدام دفتر خارجہ کے سیکرٹری مسٹر سی ایس جھا سے صلاح مشورہ کرنے کے بعد کیا ہے۔ جو شیخ عبداللہ اور چینی وزیر اعظم مسٹر چو این لائی کی ملاقات کے موقع پر الجزائر میں موجود تھے۔ انہوں نے اپنی آمد کے فوراً بعد وزیر اعظم اور دوسرے سینئر وزرا سے ملاقاتیں اور انہیں کشمیری رہنما کی سیاسی سرگرمیوں سے آگاہ کیا۔

• راولپنڈی۔ ۵ راپریل۔ تقریباً چھ سو مرکزی ملازمین کی ایک اور جماعت اکتوبر میں کراچی سے اسلام آباد منتقل ہو جائے گی۔ معلوم ہوا ہے کہ مرکزی ملازمین کی منتقلی کے انتظامات نہایت تیزی سے مکمل کئے جا رہے ہیں اس سلسلے میں ان کے لئے رہائشی مکانات پہلے ہی مکمل ہو چکے ہیں۔

مزید معلوم ہوا ہے کہ اسلام آباد میں مرکزی حکومت کے سیکرٹریٹ کی عمارت کے چار بلاک اکتوبر میں مکمل ہو جائیں گے اور خیال ہے کہ اکتوبر ہی میں مرکزی دفاتر اس نئی عمارت میں منتقل کر دیئے جائیں گے۔ اس وقت مرکزی حکومت کے مختلف دفاتر مختلف مقامات پر بکھرے ہوئے ہیں۔

• ماسکو:۔ ۵ راپریل۔ روس کے وزیر اعظم مسٹر کوسیجن نے کہا ہے کہ پاکستان کے سربراہ مملکت کا پہلا دورۂ روس دونوں ملکوں کے دوستانہ تعلقات میں سنگ میل ثابت ہوگا۔ آپ نے توقع ظاہر کی، صدر ایوب کے دورہ سے دونوں ملکوں میں قریبی مفاہمت پیدا ہوگی اور دونوں پڑوسی ملکوں کے تعلقات اور زیادہ خوشگوار ہو جائیں گے۔ دونوں ملکوں میں قریبی تعاون اور مفاہمت کی بنیادیں موجود ہیں اور ہماری مشترکہ کوشش سے عالمی قیام کے امن کے امکانات روشن ہو جائیں گے۔ روسی وزیر اعظم کل رات کریملن پیلس کے ڈنر میں تقریر کر رہے تھے۔ اس کا اہتمام روس کی پریذیڈیم کی طرف سے صدر ایوب کے اعزاز میں کیا گیا تھا۔

• ماسکو:۔ ۵ راپریل۔ روس کے وزیر اعظم مسٹر کوسیجن نے صدر ایوب کو بتایا کہ روس کے باشندے عادتاً دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد کچھ دیر کے لئے سو جاتے ہیں۔ اس سے ان کی صلاحیتیں ابھر آتی ہیں، تھکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔ اور سوچنے سمجھنے کی قوت بڑھ جاتی ہے۔

مسٹر کوسیجن نے یہ بات صدر ایوب کو کل رات کریملن پیلس میں غیر رسمی بات چیت کے دوران بتائی۔ صدر ایوب نے انہیں بتایا تھا کہ ماسکو پہنچنے کے بعد وہ کچھ دیر کے لئے سہ پہر کو سو گئے تھے۔ مسٹر کوسیجن نے ان سے دریافت کیا تھا کہ وہ ماسکو پہنچنے کے بعد اور ان سے ملنے سے پہلے کیا کرتے رہے تھے۔

صدر ایوب کا جواب سن کر مسٹر کوسیجن نے دریافت کیا آیا پاکستانی باشندے بھی روسیوں کی طرح دوپہر کے کھانے کے بعد کچھ دیر آرام کرتے ہیں۔ جب صدر ایوب نے اثبات میں جواب دیا تو مسٹر کوسیجن بہت خوش ہوئے۔

• سائیگون۔ ۵ راپریل۔ کل پہلی مرتبہ شمالی ویٹ نام پر حملہ کرنے والے امریکی طیاروں پر روسی قسم کے مگ طیاروں نے جوابی حملہ کیا۔ ابھی تک یہ کہنا مشکل ہے کہ یہ طیارے روس نے امریکہ کا مقابلہ کرنے کے لئے گزشتہ دو چار دن کے دوران بھیجے ہیں یا پہلے سے شمالی ویٹ نام کے پاس موجود تھے۔

پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے پی ڈبلیو آر نظر ثانی شدہ شیڈول آف ریٹس پر مبنی شرح فیصد نرخ کے ٹنڈر ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر لاہور کو ۱۰ راپریل ۶۵ء کے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں۔ ٹنڈر اسی روز ساڑھے بارہ بجے ان ٹھیکیداروں کی موجودگی میں کھولے جائیں گے جو وہاں موجود ہونا پسند کریں۔

نمبر	کام	تخمینہ لاگت	زر ضمانت	عرصہ تکمیل
۱۔	گروپ "اے" اسسٹنٹ انسپکٹر آف ورکس تاندلیانوالہ کے حلقہ کار میں بیس ہزار روپے کی مالیت سے کم کے چھوٹے انجینئرنگ اور عمارتی کاموں کی انجام دہی	روپے ۴۶۰۰۰/-	۹۰۰/- روپے	۳۰ رجون ۱۹۶۵ء تک
۲۔	گروپ "بی" ——— ایضاً ———	روپے ۵۶۰۰۰/-	روپے ۱۱۰۰/-	۳۰ رجون ۱۹۶۵ء تک
۳۔	گروپ "سی" ——— ایضاً ———	روپے ۴۳۰۰۰/-	روپے ۹۰۰/-	۳۰ رجون ۱۹۶۵ء تک

۱۔ تمام گروپوں میں کاموں کے نام مع جملہ تفصیلات۔ ٹھیکہ کے دیگر شرائط و کوائف کے ہمراہ ڈویژنل آفس سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

۲۔ ٹھیکیداروں کو تمام لیبر اور میٹریل کے لئے ریٹ درج کرنے چاہئیں اور ٹنڈر داخل کرنے سے پہلے کام کے اصل موقعہ کا معائنہ کر کے کام کی اصل نوعیت سے متعلق اپنا اطمینان کر لینا چاہیئے۔

۳۔ جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں۔ انہیں ٹنڈر کے کاغذات کے اجراء کے لئے زیادہ سے ۸ راپریل ۶۵ء تک اپنے تعارفی کاغذات ڈویژنل انجینئر نمبر ۲ لاہور کے روبرو پیش کرنا ہوں گے۔

۴۔ زر ضمانت کی رقم یا تو نقد یا بنکرز گارنٹی بانڈ کی شکل میں مقررہ فارم پر ادا ہونی چاہیئے جس کا نمونہ ڈویژنل آفس کے ورکس اکاؤنٹ سیکشن سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ گورنمنٹ سکیورٹیز (سٹاک سرٹیفکیٹس، بیئرر بانڈز، پرامیسری نوٹس اور کیش سرٹیفکیٹس وغیرہ) اور بنک ڈیپازٹ رسیدیں قبول نہیں کی جائیں گی۔

۵۔ ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کے یا کسی ٹنڈر کو منظور کرنے کا پابند نہیں۔ اسے یہ حق حاصل ہے کہ وہ ٹنڈروں کو وجہ بتائے بغیر مسترد کر دے۔

(ایم۔ وائی۔ عارف) پی۔ آر۔ ایس۔ ای
برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ پی ڈبلیو آر لاہور

خلفاء کی اطاعت اسی طرح فرض ہے جس طرح انبیاء کی اطاعت فرض ہے

خلیفہ کی اطاعت اس لئے کی جاتی ہے کہ وہ تنفیذ وحی الٰہی اور نظام کا مرکز ہوتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اطاعت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"خلافت ایک ایسی چیز ہے جس سے جُدائی کسی عزت کا مستحق انسان کو نہیں بنا سکتی۔ اسی مسجد میں میں نے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سُنا آپ فرماتے تم کو معلوم ہے پہلے خلیفہ کا دشمن کون تھا؟ پھر خود ہی اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے کہ قرآن پڑھو تمہیں معلوم ہوگا کہ اس کا دشمن ابلیس تھا۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا میں بھی خلیفہ ہوں اور جو میرا دشمن ہے وہ بھی ابلیس ہے

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ خلیفہ مامور نہیں ہوتا۔ گو یہ ضروری بھی نہیں کہ وہ مامور نہ ہو۔ حضرت آدمؑ مامور بھی تھے اور خلیفہ بھی تھے حضرت داؤدؑ مامور بھی تھے اور خلیفہ بھی تھے اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مامور بھی تھے اور خلیفہ بھی تھے، پھر تمام انبیاء مامور بھی ہوتے ہیں اور خدا کے قائم کردہ خلیفہ بھی۔ جس طرح ہر انسان ایک طور پر خلیفہ ہے اسی طرح انبیاء بھی خلیفہ ہوتے ہیں مگر ایک وہ خلفاء ہوتے ہیں جو کبھی مامور نہیں ہوتے گو اطاعت کے لحاظ سے ان میں اور انبیاء میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ اطاعت جس طرح نبی کی ضروری ہے ویسے ہی خلفاء کی ضروری ہے۔ ہاں ان دونوں اطاعتوں میں ایک امتیاز اور فرق ہوتا ہے اور وہ یہ کہ نبی کی اطاعت اور فرمانبرداری اس وجہ سے کی جاتی ہے کہ وہ وحی الٰہی اور پاکیزگی کا مرکز ہوتا ہے مگر خلیفہ کی اطاعت اس لئے نہیں کی جاتی کہ وہ وحی الٰہی اور پاکیزگی کا مرکز ہوتا ہے بلکہ اس لئے کی جاتی ہے کہ وہ تنفیذِ وحیٔ الٰہی اور تمام نظام کا مرکز ہے۔ اسی لئے واقف اور اہل علم لوگ کہا کرتے ہیں کہ انبیاء کو عصمتِ کبریٰ حاصل ہوتی ہے، اور خلفاء کو عصمتِ صغریٰ۔ اسی مسجد میں اسی منبر پر جمعہ کے ہی دن میں نے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ تم میرے کسی ذاتی فعل میں عیب نکال کر اس اطاعت سے باہر نہیں ہو سکتے جو خدا نے تم پر عائد کی ہے۔ کیونکہ جس کام کے لئے میں کھڑا ہوا ہوں وہ اور ہے اور وہ نظام کا احیاء ہے اسی لئے میری فرمانبرداری ضروری اور لازمی ہے۔ تو انبیاء کے متعلق جہاں الٰہی سنّت یہ ہے کہ سوائے بشری کمزوریوں کے جن میں توحید اور رسالت میں فرق ظاہر کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ دخل نہیں دیتا اور اس لئے بھی کہ وہ امت کی تربیت کے لئے ضروری ہوتی ہیں (جیسے سجدۂ سہو کہ وہ بھُول کے نتیجہ میں ہوتا ہے مگر اس کی ایک غرض امت کو سہو کے احکام کی عملی تعلیم دینا تھی) ان کے تمام اعمال خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہوتے ہیں وہاں خلفاء کے متعلق خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ ان کے وہ تمام اعمال خدا تعالیٰ کی حفاظت میں ہوں گے جو نظام سلسلہ کی ترقی کے لئے ان سے سرزد ہوں گے اور کبھی بھی وہ کوئی ایسی غلطی نہیں کریں گے اور اگر کریں تو اس پر قائم نہیں رہیں گے جو جماعت میں خرابی پیدا کرنے والی اور اسلام کی فتح کو اس کی شکست سے بدل دینے والی ہو۔ وہ جو کام بھی نظام کی مضبوطی اور اسلام کے کمال کے لئے کریں گے خدا تعالیٰ کی حفاظت ان کے ساتھ ہوگی اور اگر وہ کبھی غلطی بھی کریں تو خدا اس کی اصلاح کا خود ذمہ دار ہوگا۔ گویا نظام کے متعلق خلفاء کے اعمال کے ذمہ دار خلفاء نہیں بلکہ خدا ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ خلفاء خود قائم کیا کرتا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ غلطی نہیں کر سکتے بلکہ مطلب یہ ہے کہ یا تو اُن ہی کی زبان سے یا عمل سے خدا تعالیٰ اس غلطی کی اصلاح کرا دے گا یا اگر ان کی زبان یا عمل سے غلطی کی اصلاح نہ کرائے تو اس غلطی کے بد نتائج کو بدل ڈالے گا"

(الفضل ۱۷ فروری ۱۹۴۵ء)

محترم میاں اللہ بخش صاحب کی وفات

کینیا مشرقی افریقہ کے مبلغ انچارج مکرم محمد اسحٰق صاحب صوفی کے والد محترم میاں اللہ بخش صاحب بعمر ۹۱ سال ۲۷ مارچ ۱۹۶۵ء کو رات لاہور میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کا جنازہ بذریعہ ٹرک ربوہ لایا گیا۔ اور بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے جنت الفردوس میں درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر عطا کرے مکرم محمد اسحٰق صاحب صوفی کو تھوڑے سے عرصہ میں یہ دوسرا صدمہ پہنچا ہے دفتر تبشیر مکرم صوفی صاحب اور ان کے لواحقین سے ان صدمات میں دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے (وکالت تبشیر)

یونان میں قیامت خیز زلزلہ سینکڑوں افراد ہلاک و زخمی

کئی بستیاں قبرستانوں میں تبدیل ہو گئیں۔ زمین میں وسیع شگاف پڑ گئے

ایتھنز ۶ اپریل۔ یونان میں کل قیامت خیز زلزلہ آیا۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق سینکڑوں افراد ہلاک و زخمی ہوئے ہیں۔ کروڑوں ڈالر کی املاک تباہ ہو گئی ہیں۔ کم از کم دس گاؤں مکمل طور پر تباہ ہو گئے ہیں۔ اور ان کی آبادی کا بڑا حصہ زلزلہ کا شکار ہو گیا ہے۔ زلزلہ کا مرکز جنوبی یونان کا علاقہ میگالوپولیس ہے ایک ہفتہ میں یہ دوسرا زلزلہ ہے جس نے یونان میں تباہی پھیلا دی ہے

حکومت نے فوری طور پر امدادی جماعتیں بھیج دی ہیں فوج اور پولیس کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ تازہ علاقہ میں پھیل جائے اور جو لوگ ملبہ میں پھنسے ہوئے ہیں ان کو نکالنے کا کام شروع کر دے قریبی علاقوں کے ڈاکٹروں کو بھی فوراً موقع پر پہنچنے اور طبی سہولتیں مہیا کرنے کی ہدایت کی گئی ہے یہ فیصلہ بھی کیا گیا ہے کہ بچے کھچے لوگوں کو ان قریبی آبادیوں میں منتقل کر دیا جائے جو زلزلہ سے بچ گئی ہیں۔

خدشہ ہے کہ مرنے والوں کی تعداد ابتدائی اندازہ کے مطابق کہیں زیادہ ہوگی۔ کیونکہ خاصی بڑی تعداد ابھی گرے ہوئے مکانوں اور عمارتوں کے نیچے دبی ہوئی ہے۔ وزارت داخلہ کے ایک اعلان میں مرنے والوں کی تعداد صرف ۱۵ بتائی گئی ہے لیکن ایتھنز کے اخبارات نے یہ تعداد ۳۰۵ بتائی ہے مگر کہا ہے کہ ہلاک ہونے والوں کی تعداد اس سے بھی زیادہ ہوگی کیونکہ بے شمار افراد ملبے کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔

ان اخبارات کا کہنا ہے کہ زلزلہ کے وقت دور دور تک مہیب آوازیں سنی گئیں اور اس کے فوراً بعد تباہی شروع ہو گئی زمین کئی کئی میل تک پھٹتی چلی گئی۔ انسان جانور۔ پرندے۔ مکان۔ دکانیں کھیت اور تالاب غرض کہ جو چیز زلزلہ کی زد میں آ گئی وہ تباہ ہو گئی۔ توقع ہے کہ مرنے والوں کی صحیح تعداد کل تک معلوم ہو سکے گی۔

نئی دہلی ۶ اپریل۔ بھارتی حکومت نے شیخ عبداللہ کی اہلیہ اور مرزا افضل بیگ کے پاسپورٹ منسوخ کر دیئے ہیں اور انہیں حکم دیا ہے کہ وہ حج کے بعد واپس بھارت پہنچ جائیں۔

صدر ایوب اور روسی رہنماؤں کے درمیان مسئلہ کشمیر پر اہم مذاکرات

پاکستان کے سربراہ مملکت کا دورۂ روس تاریخ کا نیا باب ثابت ہوگا

ماسکو ۶ اپریل۔ وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے بتایا کہ صدر ایوب نے وزیر اعظم کوسیجن کمیونسٹ پارٹی کے سربراہ مسٹر برزنیف اور دوسرے روسی لیڈروں سے کشمیر کے سوال پر بات چیت کی ہے اور اب اس بات کی توقع کی جا سکتی ہے کہ جن امور پر پہلے دونوں ملکوں میں اختلافات تھے وہ حل کر لئے جائیں گے وہ ماسکو میں پاکستانی اخبار نویسوں سے بات چیت کر رہے تھے انھوں نے کہا کہ پاکستان پر امن بقائے باہمی مکمل تخفیف اسلحہ اور نو آبادیاتی نظام کے خاتمہ پر یقین رکھتا ہے اور ان پر عمل بھی کرتا ہے۔ اسی طرح روس بھی ہر قسم کے سامراج اور نو آبادیاتی نظام کا دشمن ہے مسٹر بھٹو نے اس توقع کا اظہار کیا کہ صدر ایوب کا دورۂ روس تاریخ کا نیا باب ثابت ہوگا۔

وزیر خارجہ نے کہا کہ بات چیت کا رخ دیکھ کر ہم اختلافی مسائل پر بھی اتفاق رائے کی توقع کر سکتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان ایک سمجھوتہ کی توقع پیدا ہو گئی ہے۔

وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کل رات بتایا کہ صدر ایوب اور روسی لیڈروں نے ویٹ نام کے بحران کے بارے میں مذاکرات کئے لیکن انھوں نے اس سلسلہ میں کسی قسم کی تفصیلات بتانے سے انکار کر دیا انھوں نے کہا کہ تین گھنٹے تک فریقین میں بڑے خوشگوار اور دوستانہ ماحول میں بات چیت ہوئی اور اس موقع پر تمام مسائل زیر بحث آئے۔ وہ مسائل جن پر ہمارے درمیان اتفاق رائے ہے اور وہ بھی جن پر اختلاف ہے۔ مسٹر بھٹو نے کہا کہ صدر ایوب اور وزیر اعظم کوسیجن کے مابین جن امور پر تبادلہ خیال ہوا تھا ان کی تمام تفصیلات زیر بحث آئیں۔ اس کے علاوہ جن مسائل پر صدر کو بات چیت نہیں کی جا سکی تھی ان کا بھی جائزہ لیا گیا یہ وہ مسائل تھے جن پر دونوں ملکوں میں اتفاق رائے نہیں تھا۔ اور ان مذاکرات کے نتیجہ میں یہ توقع کرنا غلط نہ ہوگا کہ ہم ان اختلافات کو بڑی حد تک کم کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور اب معلوم ہوتا ہے کہ یہ ختم ہو جائیں گے۔ لیکن انھوں نے ان مسائل کی تفصیلات اور نوعیت بتانے سے انکار کر دیا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴